

# تصرفاتِ محمدیہ

شیخ الاسلام مفتی اعظم  
علامہ شاہ محمد مظہر اللہ  
شاہی اہل و عیال  
مبصرہ جامعہ نعیمیہ مدنی

ناشر  
ادارہ مظہر اسلام • لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تصريفات محمدیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند  
علامہ شاہ محمد مظہر رحمہ اللہ  
شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی

ادارۃ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان



عکس: مسجد جامع فتح پوری، دہلی (۱۶۵۰ھ / ۱۶۵۰ء)

شیخ الاسلام مولانا مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اندرون علیہ السلام  
شاہی امام مسجد فتحپوری دہلی

بیدار نظر

مہر و مہر سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد امت پر عالم اعلیٰ

- نام کتاب ————— انصاف کا یہ
- مصنف ————— حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اندرون علیہ السلام
- مرتب ————— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (پاسے اپنی انجمن)
- صفحات ————— ۳۳
- تعداد ————— ۱۱۰۰ ٹیپا روپو
- پیوژنگ ————— انجمن پیوژر اسلام پورہ لاہور #7154080
- تاریخ اشاعت اول ————— ربیع الاول شریف ۱۴۱۱ھ / اگست ۱۹۹۲ء
- ادارہ مظہر اسلام لاہور
- تاریخ اشاعت دوم ————— ۳ یقعدہ ۱۴۲۸ھ / نومبر ۲۰۰۷ء
- ناشر ————— ادارہ مظہر اسلام لاہور

نوٹ: شائقین مطالعہ - روپے کے ڈاک گت بھیجا کر طلب کریں

ملنے کا پتہ

ادارہ مظہر اسلام

۳/۶۳ نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلیہ پورہ، لاہور

صفحہ نمبر	عنوان
۵	تہذیب و ثقافت کی تاریخی اہمیت
۷	تکلیفات و نیکو اعمال کی تعلیم کی اہمیت
۹	محکم دلائل کے ساتھ
۱۰	عالم علوی:
۱۱	۱ عالم علوی میں تصرف
۱۳	۲ عالم علوی میں تصرف
۱۵	عالم اعیان:
۱۷	۱ عالم اعیان میں تصرف
۱۹	۲ عالم اعیان میں تصرف
۲۰	۳ عالم جنات میں تصرف
۲۱	عالم بسائط میں تصرف:
۲۲	۱ عالم خاک میں تصرف
۲۳	۲ عالم آب میں تصرف
۲۴	۳ عالم نثر میں تصرف
۲۵	۴ عالم ہوا میں تصرف
۲۶	عالم مرکبات میں تصرف:
۲۷	۱ عالم نباتات میں تصرف
۲۸	۲ عالم حیوانات و اشجار میں تصرف
۲۹	۳ عالم حیوانات میں تصرف
۳۰	تضمین برسلام رضا
۳۱	از: مولانا سید محمد غوث حسین اختر الحامدی علیہ الرحمہ



الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين  
نذيراً وارسله رحمة للعالمين بشيراً انزل اليه ايات  
بينات فعليه افضل الصلوة واشرف التسليمات وعلى اله  
الكرماء البررة وصحبه الرحماء الخيرة  
اما بعد!

فقد قال الله تعالى: اغو ذباله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اقتربت الساعة والشق القمر وان يروا آية يعرضوا  
ويقولوا سحر مستمر (القمرة)

صدق الله تعالى العلي العظيم ونحن على ذلك من  
الشاهدين والشاكرين ربنا تقبل منّا انك انت السميع  
العليم۔

اس سے قبل کہ میں اس آیت کریمہ کے متعلق عرض کروں، دل یہ چاہتا ہے کہ میں  
اپنی زبان اردو میں مولیٰ تعالیٰ مجدد کی قدر سے حمد بجالاؤں کہ جس نے ایسا رسول عظیم عطا  
فرمایا جس کی امت میں داخل ہونے کی اولوالعزم رسول تمنا کرتے ہیں اور اس رؤف الرحیم  
کی کچھ صفت و ثناء کروں جس نے ہمیں قعر جہنم سے بچایا اور مدارج علیا کا مالک بنایا۔ فلله  
الحمد۔

حمد و ثنائے باری تعالیٰ:

اے خالق ارض و سما تیری حمد و ثناء کس سے ادا ہو، تو حمد و ثناء کا مالک ہے اور ارض و

الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين  
نذيراً وارسله رحمة للعالمين بشيراً انزل اليه ايات  
بينات فعليه افضل الصلوة واشرف التسليمات وعلى اله  
الكرماء البررة وصحبه الرحماء الخيرة  
اما بعد!

فقد قال الله تعالى: اغو ذباله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اقتربت الساعة والشق القمر وان يروا آية يعرضوا  
ويقولوا سحر مستمر (القمرة)

صدق الله تعالى العلي العظيم ونحن على ذلك من  
الشاهدين والشاكرين ربنا تقبل منّا انك انت السميع  
العليم۔

اس سے قبل کہ میں اس آیت کریمہ کے متعلق عرض کروں، دل یہ چاہتا ہے کہ میں  
اپنی زبان اردو میں مولیٰ تعالیٰ مجدد کی قدر سے حمد بجالاؤں کہ جس نے ایسا رسول عظیم عطا  
فرمایا جس کی امت میں داخل ہونے کی اولوالعزم رسول تمنا کرتے ہیں اور اس رؤف الرحیم  
کی کچھ صفت و ثناء کروں جس نے ہمیں قعر جہنم سے بچایا اور مدارج علیا کا مالک بنایا۔ فلله  
الحمد۔

حمد و ثنائے باری تعالیٰ:

اے خالق ارض و سما تیری حمد و ثناء کس سے ادا ہو، تو حمد و ثناء کا مالک ہے اور ارض و

- گھبراہٹ کی آہ کی منتی قدرت کی ایک جھلک۔
- گل کی رعنائی پہل کی خوشنوازی۔
- فلک کی تہ و تیر، شمس و قمر کی شویر۔
- زمین کا ثقل، آسمان کا ثقل۔
- ستاروں کا نور، سیاروں کا دور و دور۔
- قمری کی آواز و سرگ کی پرواز۔
- حسن محبوبان کا نور، دل عاشق کا سوز و گداز۔

سب کچھ اس پیرنگ کے رنگ اور اس کی قدرت کے پیرنگ ہیں جس کے سامنے  
مقبول عالیہ بھی رنگ میں جل جلالہ و عظم شان۔

### قطبہ

اسے برتر از قیس و خیال و گمان و وہم و از ہر چہ گفت ایم و شنیدہ ایم و خواندہ ایم  
و فخر تمام گشت و پاپایان رسید عمر ما ہم چنان در ازل وصف تو مانده ایم  
کسی شاعر نے کیا خوب حمد بیان کی ہے  
تیری تہ سے ہو اور شا، تیری شان میں جانا  
تو کہ ہم سے تو رحیم ہے، تو کی وقی و قدیم ہے  
تجے پاسے عقل بھال گیا، تیری شان میں جانا  
تو کی کند ہے وہ رافع کہ کہہ کہ جس شمشہ نہ  
نہیں عقل و ہم و گمان کا، تیری شان میں جانا

### کلمات نعت سرور کائنات ﷺ

اب اس خالق کائنات کی حمد کے بعد چاہتا ہوں کہ کچھ کلمات نعت سرور کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی عرض کروں لیکن اس میں بھی قدرت نہیں پاتا اور مجھ اپنے بزرگ کے  
اعتزاز کے اظہار کے لیے عرض کر سکتا ہوں۔ سرور نور تو فرما میں کہ نعت و منقبت سرور

کائنات۔ سرور و موجودات کہ محبوب ترین خالق عالم اور افضل ترین عبادت بنی آدم کس قدر  
سے بیوں میں آسکتی ہے؟ جس کی ذات عظمت آیات و نمود خالق، جبر و برکت لعلی خلقت  
عظیمہ کے وصف کریم سے سرا ہے، انسان کی کج گمانیوں کا کب یا راکھ اس محبوب رب  
العالین کی صفت و ثناء کرے اور شان جلیل، ذات جلیل و فخر طہیں، صاحب کوثر و سمیں،  
دو اسے دور و ہر میل کی جناب میں اس کے لائق تحفہ تحیت و ثناء پیش کرے۔ اس کے حق پر  
اس نے اس جناب کی ذات قدرت آیات کو بے مثل و بے عدیل بنایا ہے۔ اس کے کہ  
اپنی ذات ہے ہر کا مظہر انتم ہر نام مقصود تھا۔

سید و سرور محمد، نور جان بہتر و مہتر، شفیق مجرموں  
پس محمد پاک، بودا مار و دود ہر کجا رو کرد وجہ اللہ یاد  
● تبارک اللہ کیسار سول برحق، محبوب مطلق،

- سرور انبیاء، سرور اہل و عیال، مالک کوثر، شافع عشر،
- کتاب دانش و تیش کا ورق اوئیں،
- نسخہ وجود کا لوح و تیش، خاتم المرسلین، خاتم نبوت کا روشن تیش،
- صفحات آفرینش کا بہتر مضمون،
- عالم و آدم کا سر مکمل،
- آئینہ جمال احدیت، عکس جمال محمدیت،
- ناز کش و الضحیٰ و لہر کش و اللیل اذ اسجی،
- روکش تجلی، سرمد کش، مازاخ البصر و عاطفی،
- شمع شہادت، لہ بول، صدر ایوان رسل،
- صاحب طہ و یسین، قاسم نعمائے دنیا و دین،



- — رافع لوائے حمد و عظمت، ساجد مقام و سیادت۔
- — پیر فرمائے عرشِ معنی، صاحب مقامِ دینی فتدلی،
- — مخاطبِ خطاب الم نشرح لک صدوک،
- — مخاطب پر کریمہ و فعالک ذکر کہ
- — حریمِ قدس کی شمع روشن، بزمِ کونین کا صدرا بختن،
- — شاہِ پوریہ نشیں سلطانِ فقر آئیں،
- — عالمِ علمت علم الاذین والاخرین،
- — نطق فرمائے کنت نبیا و ادم بین الماء والطين،
- — ملائکہ کا مشہور، ارواحِ انبیاء کا مشہور،
- — ہر طالب کا مطلوب، ہر عارف کا محبوب،
- — ہر کامل کا مقصود، ہر حامد کا محمود،

جس کا نام پاک خالقِ ارض و سما نے اپنے نام پاک کے ساتھ عرش پر لکھا اور  
ظاہر فرمایا کہ میرے بعد جس کا رتبہ ہے وہ اس اسم کا مستحق ہے، لہذا اوصافِ جمال نے  
اپنی نعمت و ثناء سے اس طرح اظہارِ بھروسہ کیا:

يا صاحب الجمال وياسيد البشر      من وجهك المنير لقد نور القمر  
لايمكن النساء كماكان حقہ      بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

### مجلسِ نبوی کے آداب:

اب طبیعت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنے مقصد کے عرض کرنے سے پہلے ذرا تفصیل  
سے اس مجلس کے آداب کا ذکر کروں۔ پھر اس ذکرِ خاص کے فضائل عرض کروں، لیکن وقت  
چونکہ بہت کم ملا ہے اس لئے ان دونوں چیزوں کے لئے صرف ایک حدیث اور علماء کا ایک  
ایک قول ہی ذکر کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ عاشقانِ رسول کریم کو تو اس کی بھی حاجت

نہیں کہ میں احب حبیبنا اکھبرہ ذکر فرماد

”جو کسی شے سے محبت رکھتا ہے اس کا ذکر کرنا ضرور ہے۔“

حدیث میں آیا ہے کہ:

”صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجلسِ نبوی میں اس طرح مذہب

اور احادیثِ نبویہ کو پڑھتے تھے گویا ان کے سروں پر پہنڈ پٹختے تھے۔“

ایسا ہی ادبِ اندازی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی مجلس میں ضروری

ہے۔ چنانچہ شافعی قاضی عیاض میں ہے کہ:

”جب مومن حضور کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر لازم ہے کہ ایسا خشوع و

خضوع اور ایسا سکون اور وقار برتے اور حضور کی شانِ جلالت کا تصور

رکھے کہ گویا حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔“

یہ بھی یاد رکھئے کہ اس ذکر میں یہ ادب بھی ضروری ہے کہ اس میں درود کی کلمات

رکھے۔ خصوصاً جب کہ حضور کا اسم مبارک لیا جائے ورنہ وعیدِ شدید کا مستحق ہوگا۔

اس ذکر کی فضیلت میں یہ حدیث کفایت رتی ہے جس کو علامہ زرقانی نے بحوالہ

نحوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ:

وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال اور

چند اہلِ اقوام کو جمع کر کے ان کے سامنے وقائعِ و اہلِ و اہلِ کے بیان فرما

رہے تھے اور حمدِ الہی اور درودِ رسالت پڑھنے میں مصروف تھے کہ اچانک

سرور و بھیاں شفقِ مجربات تشریف لے آئے اور ان کا یہ حال ملاحظہ

فرما کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا

حلت لکم شفاعتی

”میری شفاعت تم پر حلال ہوگئی“ (یعنی لازم ہوگئی)

سبحان اللہ! کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حضور ﷺ کے ذکر کی مجال سے منعقد کر کے اپنی بخشش کا سامان کرتے ہیں۔ اس کے فوائد میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی "عائیت من السنتہ" میں فرماتے ہیں

و مصاحرب من خواصہ ان امان فی ذلک العام وبشری  
عاجل بیل البغیة والمراہ

"یعنی اس کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت جو تیرے پاس آتی ہے یہ ہے کہ یہ مجلس اس سال باعث امن و امان ہوتی ہے اور حاجت روائی اور مقصد برآری کے لئے بشارت عاجلہ"

(ب)

### عالم علوی میں تصرف

اب میں اس آیت کریمہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جو میرے سامنے بیان کا ذریعہ عنوان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الْقُرْبَتِ السَّاعَةِ وَالنَّشْرِ الْقَمَرِ (القمر ۱)

"قیامت نزدیک آتی اور شفق ہوگی چاندرا" (مظہر القرآن)

اہل کمال نے حضور ﷺ سے مجرہ طلب کیا تھا اور کہا تھا کہ:

"اگر تم مجھے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کرو۔"

پس آپ نے باشارۃ نکلت ہمارے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔ جس میں اشارہ اس بات پر فرمایا کہ "میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد اب قیامت ہی آنے والی ہے" اور چاند کو دو ٹکڑے کر کے اس پر دلیل قائم کی کہ میری نبوت اور قیامت کا آثار برحق ہے۔ اس لئے کہ ایسی قدرت و حاکمیت کا ظہور اسی سے ہو سکتا ہے جو نبیوں کا بھی سردار ہو اور اس میں اس بات پر بھی تنبیہ فرمائی کہ اب تم کو قیامت کے آنے میں مجال استبعاد نہیں رہی۔ اسی

سے کہ بڑی وجہ قیامت کے انکار اور استبعاد کی یہی تھی کہ عالم کی صورت کا بگڑ جانا، مخصوص اجرام علویہ یعنی آسمان اور ستاروں کا پھٹ جانا، تہہ بے تہہ ایک غیر ممکن تھا، ابو تم نے (اس میں کمال!) خود دیکھ لیا کہ چاند پھٹ گیا یہاں تک کہ جبل سرا چاند کے دو ٹکڑے کے درمیان ٹھہرائی سنگھوں سے دیکھ رہے ہو، پس اب کیسے کہہ سکتے ہو کہ عالم کی جیت کا بدل جانا محال ہے؟ لہذا اب تمہیں نہ میرے اس محبوب کے نبی الانبیاء ہونے پر مجال و مزاں ہے نہ قیامت کے آنے پر گنجائش متدل۔ پھر فرماتا ہے کہ عجب حال ہے ان سے دین عقل کے اندھوں کا کہ ہر پرستی جیسی خلاف عقل باتوں کی خوبیوں کا تو یقین کرتے ہیں جس پر کوئی ایسی دلیل بھی قائم نہیں جو اس کے نہ ہونے میں کوئی شبہ بھی پیدا کر سکے اور اس نبی کی نبوت اور قیامت کے آنے کی تمکیدیہ کرتے ہیں جس کے ثبوت پر یہ واقعہ دلیل قطعی

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَانِ يَرَوْا آيَةً يُعَرِّضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القمر ۲)

"اور (کافر) اگر کوئی معجزہ (ہمارے محبوب ﷺ سے) دیکھتے ہیں (جیسے

شق القمر) تو مڑ بھیریتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو قوی جادو ہے۔"

(مظہر القرآن)

اس آیت کریمہ میں صرف ایک ایسے معجزے کا ذکر کیا گیا ہے جو سب سے اونچے درجے کا ہے جس میں گویا بتلایا ہے کہ ہم نے اپنے اس محبوب کو وہ قوت و تصرف عطا فرمایا ہے کہ اس کے سامنے عالم مغل کیا شے ہے۔ اس کا دست قدرت و تصرف عالم علوی تک پہنچتا ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ عالم علوی اور سفلی میں کوئی ایسی شے نہیں جس پر آپ کا دست تصرف نہ پہنچتا ہو مگر تب ہی کہ اس قادر مطلق کی مشیت کے وہ تصرف خلاف نہ ہو یا اس نے اس سے روک نہ دیا ہو کہ اس شہنشاہ اعظم کے خلاف مخلوق میں کس کا زہرہ ہے کہ وہ کسی شے میں تصرف کر سکے؟



اب یہاں یہ دیکھنا ہے کہ عالم میں کس کس قسم کی چیزیں داخل ہیں تاکہ معلوم ہو کہ حضرت کے دستِ تصرف سے کوئی قسم باہر تو نہیں روکئی۔ ورنہ یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ عالم میں کوئی ایسی شے نہیں جس پر حکیم خداوندی آپ کا دستِ تصرف نہ پہنچتا ہو۔

**اقسامِ عالم** پس جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم کا ہے: ① عالمِ مادی اور ② عالمِ امیون۔ عالمِ مادی میں وہ چیزیں داخل ہیں جو بذاتِ خود قائم نہیں، دوسری چیز میں ہونا پائی جاتی ہیں جنہیں عرض کہتے ہیں جیسے علم و کام اور رنگ و بو وغیرہ۔ اور

**عالمِ اعیان** میں وہ چیزیں (داخل ہیں) جو بذاتِ خود قائم ہیں جنہیں جوہر کہتے ہیں جیسے زمین و آسمان وغیرہ۔ پھر

**عالمِ اعیان** کی دو قسمیں ہیں: ① ایک ادنیٰ العقول یعنی ملائکہ اور انسان اور جنات ② دوسری غیر ادنیٰ العقول — اور

اس کی دو قسمیں ہیں: ① مادیاتی ہیں جیسے آسمان ② یا عقلی ہیں جیسے زمین۔ پھر عالمِ عقلی بھی دو قسم پر ہے: ① **عالمِ بسائط** جیسے عناصر اور ہول یعنی آب و آتش اور ہوا و خاک — اور ② **عالمِ مرکبات** یعنی نباتات، حیوانات و نباتات جنہیں موانعِ علیہ میں شے کہتے ہیں — اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ عالم کے کل اقسام نو ہوتے:

① عالمِ مادی ② عالمِ ملائکہ ③ عالمِ انسان ④ عالمِ جنات ⑤ عالمِ حوی ⑥ عالمِ بسائط ⑦ عالمِ حیوانات ⑧ عالمِ نباتات ⑨ عالمِ جمادات،

(ج)

ان اقسام میں مادیات میں تصرف اور ایک معجزے کا حال تو آیتِ سرچہ:   
 **الغیرت الساعة** سے معلوم ہو چکا۔

**عالمِ معانی میں تصرف:**

**عالمِ معانی** میں سب سے بڑا معجزہ و قرآنِ کریم ہے جو سات ہزار سات سو

معجزوں پر مشتمل ہے لیکن جملہ ان کے ایک معجزہ کا نام القاد کا براہِ افضت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جوہر نفس امارت اور عیب کے لوہے ایسے فصیح و قلیح تھے کہ قصائد طویلہ کافی البدر یہ تصنیف کیا اور صلبِ عظیم کا بے تامل انشاء کرتا ان کا روزمرہ تھا لیکن جب ان مجمعِ قصائد عرب میں آپ کے **فَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ قَوْلًا يُهْمَلُونَ** کا ذکر ہوا تو کسی کی مجال نہ ہوئی کہ ایک ذریعہ سطحی حدیث اسوۃ کوثر کے مثل بقا کر پیش کرے۔

ایسے تھے آپ امی، اصولی زمان جس دم

دمِ حیرت میں بے زبوں تھے ہمارے نوبل والے

**قرآنِ کریم** عیسیٰ کی قوم میں ہے اور انہی الفاظِ ابروف سے مراد ہے جن سے ان کا کام مراد ہے حالِ پھر تنفیر و تخیل کے معجزات کے باطل کر کے میں جان توڑ کوشش کر کے والے تھے لیکن چاہیں نہ سہیں کہ اس کے علاوہ عالمِ مادی کے اندر علوم و کائنات معجزات کا بیان فرمایا ہے۔ تشریحی کوئی دن جاتا، وگا جس میں اس باب میں کوئی نہ کوئی معجزہ نہ واقع ہوگا۔ پس ایسے معجزات کو جہاں تک بیان کیا جا سکتا ہے۔ اہلِ دین حدیثیں عرض کریں گے جن کا ذکر کہ ضروری معلوم ہوتا ہے:

① **حجین میں حضرت ابوہریرہ** سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **اَلْأَرْوَاحُ تُرِي بِرُوحِي لَكَ وَارَوْكَ** تو بھی نفس لوگ اسے پائیں گے۔

اس حدیث میں حضور ﷺ نے فرمائی کہ فارس کے لوگوں میں بھی بڑے دیندار اور نبی مہم ہوں گے کہ اگر حدیث کی مراد واقعی دور یافت کرنے کے لئے اتنے غور و فکر کی مشق و برداشت نہ کرتی پڑے اس قدر کہ ان پر شریکے پاس جاتے ہیں جوتی ہے تب بھی وہ اس کی مراد واقعی کو پائیں گے۔ سواطقی ان کے واقع ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی جو شیعہ و اہل بادشاہ فارس کی وادار سے ہیں، اتنے بڑے و پیدا عالم ہونے کے ان سے



باقتدار دین کے اس امت کو جو دنیا و آخرت میں پانچ۔

### ② دوسری حدیث میں فرمایا کہ:

"معلق یہ ہیں جو اپنے والدین کے لوگ اور والدین کے علم کی طلب میں سفر کریں گے اور ان کے گھر کی لڑائی و جھگڑا اور دنیا کے عالم سے۔"  
 سواطقی اس حدیث کے امام امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ترقی کا نظیروں اور حلقے میں  
 دین میں نے اس حدیث کا اتفاق ان پر کیا۔

### ③ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"قریش میں ایک بھرت ہوا کہ وہ کاکہ زمین (والوں) کو ہم سے  
 دلا مال کرے گا۔"

سواطقی اس کے امام شافعی ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس  
 حدیث کا اتفاق امام شافعی رحمہ اللہ سے کیا۔

### عالم ملائکہ میں تصرف:

غرض یہ چند تجربات وہ تھے جو علم معانی سے تعلق رکھتے تھے۔ اب بتائیں کہ  
 تجربات میں چند تجربات وہ تھے جو عالم ملائکہ سے تعلق رکھتے ہیں:

### ① صحیحین میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

انہوں نے کہا کہ:

"میں نے احد کے روز رسول اللہ ﷺ کی رافعی اور بائیں جانب دو  
 شخص پیچھے پش دیکھے کہ خوب قتل کر رہے ہیں اور انہیں میں نے اس  
 سے پہلے دیکھی تھی دیکھا تھا کہ بعد اس کے کبھی دیکھا معلوم ہوا کہ وہ  
 جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام تھے۔"

میں کہتا ہوں کہ ملائکہ حضور ﷺ کی مدد کے لئے آئے یہ ایک واقعہ نہیں ہے۔ اس  
 غزوات میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی مدد کے لئے ملائکہ کو بھیجا ہے۔ چنانچہ جنگ بدر میں  
 پانچ ہزار فرشتے بد کو آئے جن کا کام مجید میں ذکر ہے۔ اسی طرح جنگ احد اور جنگ خندق  
 میں بھی فرشتوں نے مدد کی۔

### ② مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ابو جہل نے کہا کہ:

"میں نے اپنے والدین کی دہشت میں تھا (یعنی کہ وہ بڑے گھبرائے ہوئے تھے)  
 کہتے دیکھو کہ (یعنی کہ وہ بڑے گھبرائے ہوئے تھے) تو میں ان کی گردن کو پھونک  
 سے روکا اور ان پر۔"

چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کی حالت میں اپنے والدین نے کہا کہ  
 سے حضور ﷺ کی طرف بڑھا اور غور سے اسے دیکھا اور ہاتھوں سے کسی چیز کو روکا تھا۔  
 انہوں نے پوچھا کہ: "تجھے کیا ہوا؟" کہے گا:

"میں نے اپنے اور محمد (ﷺ) کے درمیان ایک آگ کی شوق دیکھی  
 اور اس کی چیز اور یہ" (یعنی فرشتوں کے)

### انحضرت ﷺ نے فرمایا:

"میں نے جو توفیق دے دے اس کو ان کے گھر کے لئے پاتے۔"

③ غرض یہ تو ملائکہ حضور ﷺ کے ساتھ معاملہ تھا جنہیں حضور ﷺ کے صدقے میں  
 دوسرا ہے کہ ساتھ بھی آپ کا تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے اور کہتے ہیں کہ:

"ملائکہ مجھے سنا دیکھا کرتے تھے۔ اتفاقاً قاری میں میں نے بدن اٹھا  
 تو ملائکہ نے مجھ پر سنا دیکھا کہ چلو زاپا پھر میں نے بدن اٹھا پھر وہ  
 تو پھر ملائکہ مجھے سنا دیکھا۔"

اور انہیں دوا دیتے ہیں ان سے ملا کر دوا کا مصارف کرنا بھی سونپتے۔

## عالم انسان میں تصرف

سب عالم انسان کے متعلق پانچ باتیں تھیں۔

① سب سے پہلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

”میں اپنی ماں کو اس امر کی طرف دعویت کرتا تھا اور وہ شکر کہتی۔ ایک

دن میں نے اسے اطلاع دے دی کہ میں نے حضور ﷺ کی شان میں

کشتافی کی جو مجھے بہت سی ناگواری تھی۔ میں رو کر ہوا حضور ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ”حضور ﷺ میری ماں کے لئے

دعا فرما، میں کہتا ہوں کہ دعا ہی دعا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”اللھم

اهدنا ایسی ہریرہ“۔ جب میں نے یہ دعائی تو خوش ہونے

پر آ کر آیا۔ دوپہلے دو روزہ بند ہے میری ماں نے پاؤں کی آواز سن کر کہا

کہ ”کوچیں ٹھہرو۔“ میں نے پانی کی آواز سنی، یہ معلوم ہوا کہ وہ ٹھہری

تھیں۔ جب ٹھہرا کر ماں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے کہا کہ ”اے

ابو ہریرہ! اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبداً

ورسولہ“ میں خوش ہو کر شدت خوشی سے رو کر ہوا حضور ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ماں کے اسلام لانے کی خبر دی حضور ﷺ

میرا الہی بجا لے۔

سیدنا اللہ! کہیں جدی حضور ﷺ کی دعا کے تاثیر دکھائی اور کونسا چھوٹا آپ

ﷺ کا تصرف اور ہریرہ ﷺ کی ماں کے دل پر پڑا ہوا کہ بالذکر کا فرد شدید العناؤں کی کہ

حضور ﷺ کی جناب میں کشتافی کیا کرتی تھی یہ نہ کہرتی تھی کہ مسلمان ہو گئی۔

② ایک روز آنحضرت ﷺ کا چہرہ بھر رہا تھا اس وقت فرمایا کہ

”جب تک میں یہ کام پورا کروں اگر کوئی ایسا کہتا پھیلے رہے اور

اس کے بعد اٹھا کر کے اس کو اپنے سینے سے لگا لے تو وہ شخص بھی

میر کی حدیث نہ بھولے گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا وہ یہ قسم کھاتے ہیں کہ ”میں چاہتی آپ کے

کلام کو نہ بھول“۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اس وقت حضور ﷺ نے یہی دعا کی تھی کہ ”جو شخص میری حدیث سنے وہ بھی نہ بھولے گا۔“

③ عائشہ بن عمرو رضی اللہ عنہا جب جنین میں تھیں ہونے حضور ﷺ نے ان کے

چہرے سے خون پونچھا تو ان کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور

پھر ہمیشہ اتنی جگہ روشن رہی۔

④ سمیرہ بن جندبہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ”ایک روز اکبر حضور ﷺ کے

ہونے کے صبح سے رات تک کھاتے رہے، گوشت پہنوٹ دیا آدمی کھانے پہنچے بیٹھے

تھے۔“ کوئوں نے پوچھا کہ ”اس بیوے میں کھانا کھانے سے ہر وقت کھانا“ منہوں نے کہا،

”تمہیں کوئی بات پر تعجب ہے؟“ اور ”تمہاری طرف اشارہ کر کے کہا: ”یوہاں سے آؤ“

قسم کے واقعہات بکثرت احادیث میں وارد ہیں۔

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا کہ ”حضور ﷺ اپنے خاوند انس

کے لئے دعا فرمائیے“۔ فرمایا:

”یا اللہ! انس کو بہت مال وادارہ عطا کر اور جو کچھ اس کو قوت دیا ہے،

اس میں برکت دے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”خدا کی قسم! میرے پاس مال بہت ہے اور

میرے بیٹوں بیٹیوں کی اور اس قدر کثیر ہے کہ آج سو کے قریب ان کا شمار پہنچتا ہے۔“



— اذن بولتی کہتے ہیں کہ ان کے پاس میں گلوڑی بٹنوں ایک ہری میں دو مہر پہنچ  
 آتی تھیں۔

⑥ **عقلمہ** کی زوجہ بنتی ہیں کہ ہم عقلمہ کی تین بیویاں تھیں اور ہمیشہ ہمیں اچھی خوشبو  
 لگاتی تھیں ہم عقلمہ کے بدن کی خوشبو ہمیشہ ہماری خوشبو پر غالب رہتی تھی۔ ایک روز ہم سے  
 پراچھا گئے اس کی بیویاں نے کہ جو وہی خوشبو پر ہماری خوشبو غالب رہی رہتی ہے۔  
 انہوں نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں یہ رہی تھی کہ جب وہ وہی خوشبو میں اس کی  
 شکایت کی تو حضور ﷺ نے مجھے اپنے سامنے صاف کر دیا کہ یہ خوشبو اور آپ دین  
 مبارک مستحبیوں پر لگا کر یہی پیچیدہ اور پیچیدہ پر ہوتا تھا یہ خوشبو وہ ہے۔  
 بعد ازاں یہ سنت آپ دین اور دوست مبارک کی تھی کہ ساری عمر عقلمہ کے بدن کی خوشبو میں تھی  
 بلکہ ہم خوشبو پر ان کی خوشبو غالب رہی رہی۔

⑦ **حضرت خالد بن ولید**ؓ کی بولی میں حضور ﷺ کے ہندوئے مبارک تھے دین  
 کی برکت یہ تھی کہ وہ بولی میں لڑائی میں بھی زاریب تن کر کے گئے، فتح یاب ہوئے۔

⑧ **عبد اللہ بن عتبکہ**ؓ کا قصہ تو بہت بڑا ہے، میں صرف اس کا وہ حصہ  
 عرض کرتا ہوں جو میرے بیان کے مناسب ہے۔ زاریب پر سے اترتے ہوئے ان کی چٹلی  
 ٹوٹ گئی تھی۔ حاضر خدمت ہوئے اور جو گزری تھی اس کو چپان کر کے ہوئے اپنی چٹلی کے  
 ٹوٹنے کا ذکر کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیراؤ۔ جب تا تک پھیرتی  
 تو حضور ﷺ نے اپنا دست شافا اس پر پھیر دیا۔ اس دست مبارک پھیرنا تھا کہ وہ کہتے ہیں  
 ”ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا کبھی پاؤں میں تکلیف پڑی نہ تھی۔“ اس شکر کے عجزات بھی بکثرت  
 ظہور میں آئے۔

⑨ **عثمان بن حنیفہ**ؓ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی

کہ حضور ﷺ دعا کریں کہ میری شکلیں صحیح سالم ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا  
 کہ ”اچھا وضو کر اور پھر دعا لے کر بیٹے کے بعد یہ دعا پڑھ۔“

اللہم انی اسئلك واتوجه اليك ببيك محمد نبی  
 الرحمة بان محمد انی اتوجه بك الی ربك انی بكشف  
 عن بصري اللہم فشفعه لی۔

جس دعا ہم یہ ہے کہ  
 ”اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں  
 ان کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اس سے تاکہ صوب  
 اسے وہ میری آنکھیں، اللہ ان کی شفا فرمائے حق میں قبول فرمائے۔“

چنانچہ اس نوجوان نے ایسا ہی کیا، اسی وقت اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔ دوسری روایتوں میں ”ان  
 بکشف عن بصري“ کی بجائے ”فی حاجی ہدہ لبقصی“ اور اسے دوسرے  
 کام کے لئے انہی الفاظ سے پڑھنا مناسب ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے۔ عثمان  
 بن حنیفہ اور ان کے صاحبزادے اس طریقہ کو قضاے حاجت کیلئے بتاتے تھے۔ اور اس  
 دعا کی برکت سے بہت سے لوگوں کی حاجتیں روا ہوئی ہیں۔ جو حضرات اس پر عمل کرنا  
 چاہیں علماء سے اس کا یہ طریقہ پھر دریافت کر سکتے ہیں۔ یہ عمل قضاے حاجت کے لئے  
 نیک ہے۔

### عالم جنات میں تصرف

اب آپ عالم جنات میں آں حضرت ﷺ کا تصرف اور عجزات و اعجاز فرمائیں:  
 ① یہ تو آپ نے بتایا ہوگا کہ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے ہیں تو انہوں نے  
 آسمان کے قریب جانا ہی بند کر دیا یہ تھا اور جو جاتا تھا اس کو قتلے مارے پاتے تھے اس کی  
 نور جوں نے خبر دی تھی۔ بتوں کے اندر سے حضور ﷺ کی برکت کی باتیں سنیں۔



تھیں اور ہوتی درجہ ہوتی جنات کی جماعتیں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو رہی تھیں لیکن میں یہ عقائد کہ ان میں سے جس سے ترویج (سرخشی) پر مکر ہندوئی اس کا کیا مشر ہوا؟ جب حضرت خاندان ولید علیہ السلام نے حکم حضرت علیؓ کی طرف سے جاری کیا تو یہاں ایک کالی عورت تھی، یہ ہندو ہال پریشاں اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت خاندان ولید نے فرمایا اس سے دو گڑے گدے لے اور حضور ﷺ کی خدمت شریف میں آ کر یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"غزنی بھی تھی جسے تم نے قتل کیا، اب اس کی پوجا نہ ہوتی۔"

**علماء** فرماتے ہیں کہ غزنی ایک یقین درست تھے جن میں سے آوازیں آتی تھیں، اس ہی سبب سے وہ پوجا جاتا تھا اور وہ آوازیں اس خبیثہ کی تھیں جو قس کی تھی اور شرابیتین کے قبیلہ سے تھی۔

**۲ مکہ معظمہ** میں ایک پیر ہے جس خلیل ابوتیس کہتے ہیں، ایک دفعہ اس پر بارش کی خبیثہ جن نے چلا ہا شروع کیا اور چند شعر اسلام کی تہوں میں پڑھے، بعض اشعار کا مضمون یہ تھا:

"مسلمانوں کو جلد مارا اور ہٹ پرستی پر گڑھ چھوڑنا۔"

جس کو سن کر گفار بڑے خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے: "لوگوں اور غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہید ہونے کا حکم ہو رہا ہے۔" مسلمانوں کو اس سے بڑا کئی کچھ اور خدمت اقدس میں آ کر یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم کو طرہ رکھو، یہ آواز بلند کرنے والا ایک شیطان ہے جس کا نام

"مسعر" ہے۔ مگر رب اللہ تعالیٰ اس کو اس کی سزا دینے والا ہے۔"

چنانچہ اس کے تیسرے ہی دن آپ نے مسلمانوں کو بکارت دی کہ:

"تم ہر دینی خدمت میں ایک قومی ہو گئے، جن آئندہ مسلمان ہو جائے

جس کا نام ہم نے مہدی اللہ رکھا ہے۔ اس نے مجھ سے اجازت مانگی ہے

مسعر کے قتل کرنے کی، اور ہم نے اس کو اجازت دے دی ہے۔

آج شام و مسعر و راجا نے گا۔"

مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے، شام کو اسی مقام سے ایک ظلت آواز میں شعر

سنانی دینے لگی کہ مضمون یہ تھا کہ

"ہم نے مسعر کو مار ڈالا کہ اس نے تمہیں ﷺ کی شان میں گستاخی

کی اور حق کی حقارت کی اور ہاتھ پر بیٹے کی لوگوں کو ترغیب دی، اس

لئے ہم نے اپنے شمشیر سے اس کا کام تمام کر دیا۔"

صحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جنوں کے حضور اقدس ﷺ میں حاضر ہونے

کے عجیب عجیب واقعات ذکر کئے ہیں، میں کہاں تک ان کا بیان کر سکتا ہوں۔

### عالم خاک میں تصرف

اب ان تصرفات اور معجزات میں سے ایک کہ شہد عرض کروں جو عالم خاک میں

ظہور پذیر ہوئے (اب آگے صرف ایک ایک واقعہ سے زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔)

کہ شریف سے ہجرت کرنے کے وقت اٹائے سفر میں حضور ﷺ کے جو تصرفات

اور معجزات وقوع میں آئے ان میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک واقعہ کا ذکر اس طرح

فرماتے ہیں کہ: "سراق بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے اسے دیکھ کر حضور ﷺ سے

عرض کیا کہ عراق نے تو ہمیں آیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

لَا تَخْزُوا اِنَّ الْمَلَّةَ فَعَنَّا (التوبہ: ۲۵)

یعنی: "کچھ فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔"

پھر آپ نے اس پر ہذا کی قواں کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں چھینا، کیا ہوا،

چلا یا کر



”معلوم ہوتا ہے کہ تم نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب دعا کرو کہ مجھے اس سے نجات ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان لوگوں کو بھی واپس کروں گا جو تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔“

حضور ﷺ نے آپ کی اور اس نے نجات پائی اور واپس جو گیا اور بواہل سے ملتا تھا اسے بھی واپس کر دیتا تھا کہ اس کو وہ ملیں گے۔

### عالم آب میں تصرف:

اب عالم آب میں آپ کا تصرف ملاحظہ ہو۔

**حضرت جابر** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”حدیبیہ میں پانی شرم ہو گیا اور لوگ پیاس سے چتا ہوئے حضور ﷺ کے پاس ایک ٹوٹا رکھا تھا جس سے آپ نے وضو کیا تھا (اور اس میں کچھ پانی بچا ہوا تھا) سحرا کے عرش پر:“

”ظہر میں نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ پینے کے لئے، میں اس ہی

قدر ہے جو آپ کے گلوں میں ہے۔“

آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک گلوں میں رکھا تو حضور ﷺ کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی جاری ہو گیا اور وہ جوش مارنے لگا۔ ہم سب آدمیوں نے پانی پیا، وضو کیا۔ ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ“ تم سب کتنے تھکی تھے؟“ انہوں نے کہا کہ:

”ہم تو چند سو آدمی تھے لیکن اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی

سب کو کفایت کرتا۔“

### عالم آتش میں تصرف:

اب عالم آتش میں حضور ﷺ کا تصرف اور معجزہ دیکھیں:

**حضرت جابر** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”ہم خندق کھود رہے تھے، اس میں ایک

ایسا سخت پتھر لگا کہ کسی سے ٹوٹ نہ سکا۔ لوگوں نے یہ واقعہ خدمت القدس میں عرض کیا، فرمایا: ”اچھا، ہم اس میں اتریں گے۔“ اور آپ ﷺ نے دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے آپ کی شرم مبارک پر پتھر بندھے ہوئے تھے کہ تین دن گزار گئے تھے اور ہم نے کچھ کچھ تک نہ تھا۔ آپ ﷺ نے کدال ہاتھ میں لی اور اس پتھر پر ماری تو وہ پتھر ایک دھت کے کیلے کی طرح ہو گیا اور نرم ہو کر پاش پاش ہو گیا۔

**حضرت جابر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو بھوک کی وجہ سے یہ حال ہے:

تمہارے پاس کچھ کھانے کو بھی ہے؟“ انہوں نے تقریباً اسی سیر ہو کر کہا ہے: ”ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا، اس کو میں نے لٹایا، دبیٹی نے کھا پیرا اور گوشت چمبے میں چڑھا دیا۔ اب میں نے خدمت القدس ﷺ میں حاضر ہو کر چمبے سے عرض کیا کہ:

”ہم نے اس قدر کھا، تیار کیا ہے، سو حضور ﷺ چند آدمیوں کے ساتھ

تشریف لے چلیں۔“

**حضور** ﷺ نے پکار کر فرمایا کہ: ”اب اہل خندق اجاڑنے تمہاری دعوت کی ہے، تم جلدی

چلو۔“ اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ:

”ابھی چمبے کو چوہے پر سے نہ اتارنا اور نہ روٹی پکانا شروع کرنا، تو قلیلک

ہم وہاں تشریف نہ لے آئیں۔“

جب آپ ﷺ تشریف لائے تو وہاں بہن مبارک گوندھے ہوئے آگے میں اور پیٹے میں

ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ:

”ایک پکانے والی کو اور با، کو اور پتیلے میں سے پیالوں میں سرسین نکال

کر دو اور پتیلے کو بچے پر سے نہ اتارنا۔“

**جابر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”جبرائیل تھے جگہ کی قسم، اس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پتیلے کا

یہ حال تھا کہ اس میں سالن اسی طرح جوش مابور ہاتھ اور ہاتھ جس قدر  
گندھا گیا تھا ابھی تک اس میں ہلکی سی آبی تھی۔"

اس معجزے میں مابور اس کے کہ نہ شروب اور گوشت کو جلانے کی اور نہ اسے کم کرنے کی اور بھی  
کئی چیزوں پر یہ معجزہ مشتمل ہے جن میں وسائین نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا اس لئے ان کی تصریح کی  
تھوڑی سی تھی۔

### عالم ہوا پر تصرف:

اب ہوا کے متعلق تصرف و معجزہ عرض کروں:

**حضرت انس** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ  
قلعہ پڑا ایک مرتبہ آپ ﷺ کو خط پہنچ رہا تھا کہ وہی درمیان ایک اعرابی نے جڑ سے ہوا پر  
عرض کیا کہ

"یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے تو مال ہلک ہو گئے، اہل و عیال بھوک

کے سب مرے جا رہے ہیں آپ ﷺ کے سنے دعا کریں۔"

آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اس وقت آسمان پر ایک کھڑا بھی نہ تھا۔ خدا کی  
شان ابھی آپ دعا ختم کرنے نہ پائے تھے کہ پہاڑوں کی، مندر، طرف سے ابرہہ ہاتھ پھیلا آیا  
اور آپ ﷺ سے اترنے نہ پائے تھے کہ ریش مبارک سے ہیند کے قطرات ٹپک ٹپک کر  
گرنے لگے۔ پھر اس روز سے دوسرے جمعہ تک ہیند برستار رہا۔ دوسرے جمعہ کو اسی  
اعرابی نے پانی اور نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ

"مکانات گروہ ہے ہیں، مال و موب رہا ہے، اے عارف مائیں کہ ہیند ختم جائے۔"

آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا:

"یا اللہ! ہمارے گروہ پر سے اہم پڑ جائے۔"

پھر جدھر اپنی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا وہیں کھل گیا، وہیں مدینہ منورہ پر تو ہاتھ پائی کا

برہنا موقوف ہو گیا اور مدینہ کے گرد و گرد و برستار ہاہا اطراف سے ہولنگ آتے تھے ہیند کی  
کثرت بیان کرتے تھے۔

اس معجزے سے بھی ہوا کے علاوہ بادلوں پر بھی حکومت نظر آ رہی ہے۔

### عالم جمادات میں تصرف:

اب عالم جمادات کی نیاز مندی ملاحظہ فرمائیں:

**حضرت علی** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ مکہ  
مظفرہ میں تھا۔ ایک مرتبہ آپ اطراف مکہ میں سے کسی طرف گئے اور میں حضور ﷺ کے  
بمراہ تھا تو میں نے اس راستہ میں یہ دیکھا کہ جو پہاڑ زیادہ درخت سانسے آتا تھا وہ یہ کہتا تھا:

السلام علیک یا رسول اللہ

اس معجزے میں بھی علاوہ جمادات یعنی پہاڑوں کے، نباتات یعنی درختوں کی نیاز مندی بھی  
ظاہر ہوئی۔

### عالم نباتات و اشجار میں تصرف:

اب نباتات و اشجار کی فرماں برداری ملاحظہ ہو:

**حضرت جابر** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں رسول اللہ ﷺ کے  
ساتھ چلے، حتیٰ کہ ایک پوڑے میدان میں اترے۔ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے  
گئے تو وہاں کوئی ایسی چیز نہ پائی جس کی آڑ میں حضور ﷺ قضائے حاجت فرماتے۔ اس  
جنگل کے کنارے پر دو درخت نظر آئے، آپ ایک کے پاس تشریف لائے اور اس کی ایک  
شبی پکڑ کر فرمایا:

"تکلم خد امیری فرمانبرداری کر!"

وہ درخت آپ کے ساتھ ہولیا، جس طرح مہاروا لاؤمت، مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہو  
لیتا ہے۔ اسی طرح دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اسے بھی اسی طرح سے



اپنے ساتھ لے آئے اور ایسے مقام پر دونوں کو ٹھہرایا جو ان دونوں درختوں کا پھل ملتا تھا۔ اب فرمایا کہ ”دونوں مل جاؤ“ انیس وہ درخت مل گئے، اور ان کی آڑ میں حضور ﷺ نے حاجت رفع فرمائی۔ چار درخت کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا کچھ دل میں سوچ رہا تھا اور میری نظر اس طرف سے بہت جلی تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لے رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے درخت کی ایک شاخ لی جو بایا تھا اور وہ درخت میں سے (نوٹ کر) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور آپ کی نبوت کی شہادت دے کر واپس چلی گئی تھی۔

میرے عزیزو! آپ نے دیکھا میرے آقا کی حکومت کو؟

### عالم حیوانات میں تصرف:

ہر سب زہان حیوانات کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اس پتلا ہے کس کے حضور میں کس طرح کا جزی کے ساتھ حاضر ہو کر فریاد کرتے ہیں اور کیوں گمراہی کی داڑھی کی جاتی ہے۔

**حضرت تمیم دارمی** رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچے تک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضور ﷺ کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہو گیا (اور اچھے عرض کیا) حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

”خیمہ اگر تو سچا ہے تو تجھے اپنے کچ کا پھل ملے گا اور جھوٹا ہے تو جھوٹ

کا وبال تجھ پر پڑے گا۔ اس کے باوجود یہ یقینی بات ہے کہ جو ہماری

پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے

حضور اچھا لے وہ نامزدی کا من نہیں دیکھ سکتا۔“

ہم نے عرض کی ”یا رسول اللہ (ﷺ) یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟“ فرمایا:

”اس کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے کھالینا چاہا تھا تو یہ وہاں سے

بھاگ آیا ہے اور تمہارے نبی کے حضور فریاد کیا ہے۔“

ہم بیٹھے ہی تھے کہ اس کے مالک دوڑتے ہوئے آئے۔ اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور ﷺ کے سر اور کے پاس آگیا، اور حضور ﷺ کی پناہ پکارتی۔ اس کے مالکوں نے عرض کیا کہ:

”یا رسول اللہ (ﷺ) ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے، آج حضور ﷺ

کے پاس ملا ہے۔“

**حضور اقدس** ﷺ نے فرمایا ”دیکھو اس نے میرے حضور ناش کی ہے اور بہت بڑی ناش کی ہے۔“ — عرض کیا ”کیسے کہتا ہے؟“ فرمایا:

”یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا، گرمی میں اس پر سایہ

لاؤ کہ بہرہ و ناز دے اور جائزے میں گرم مقامات تک گونج کرتے۔

جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے ساڑھا بنا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے

سے بہت سے اونٹ نہر دیئے جو چرتے پھرتے ہیں۔ اب جو اس کے

لئے یہ شاداب برسی آیا تو تم نے اسے ذبح کر کے کھالینے کا ارادہ کیا

ہے۔“

وہ بولے ”یا رسول اللہ (ﷺ) خدا کی قسم اسی طرح ہوا۔“ — حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

”تیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے ایسا ہونا چاہیے۔“ — عرض کیا کہ:

”اب ہم سے نہ پیچیں گے، مذاق کہیں گے۔“ — فرمایا:

”نخط کہتے ہو، اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے۔ اب

میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ہوں کہ فریاد کی پھر تم فرماؤں۔ اللہ تعالیٰ

نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی، یہ تو ایمان والوں کے

دلوں میں ہے۔“

پس حضور اقدس ﷺ نے وہ اونٹ ان سے سوروپوں میں خرید لیا اور اس سے فرمایا کہ:

”اے اونٹ چلا جا تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔“

یہ سن کر سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ کہا، حضور ﷺ نے آمین کہی۔ اس نے دوبارہ کچھ کہا۔ حضور ﷺ نے آمین کہی۔ دوبارہ پھر اس نے کچھ کہا۔ حضور ﷺ نے پھر آمین کہی۔ اس نے چوتھی بار پھر کچھ کہا۔ اس وقت حضور ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا ”حضور ﷺ یہ کیا کہتا تھا؟“ فرمایا:

○ اس نے پہلی بار کہا کہ ”اے نبی اللہ! اللہ عزوجل میں حضور ﷺ کو اسلام اور قرآن کی طرف بہتر جزا عطا فرمائے!“ میں نے کہا: آمین۔“

○ پھر اس نے کہا کہ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور ﷺ کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور ﷺ نے میرا خوف دور کیا ہے!“ میں نے کہا: آمین۔“

○ پھر اس نے کہا کہ ”حضور ﷺ کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھے۔“ میں نے کہا: آمین۔“

○ پھر اس نے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی امت کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے!“

اس پر مجھے گریہ ہوا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے طلب کر چکا اور اس نے مجھے عطا فرمادیں، لیکن بچھلی دعا کو منع فرمادیا۔



میں نے آیہ کریمہ ”اَلْقُرْبَتِ السَّاعَةِ وَانْفِصَالِ الْقَمَرِ“ کے معنی کے ماتحت عرض کیا تھا کہ اس سلطان عالم کا تصرف سرے عالم میں جاری ہے مگر چہ اس کا پتہ صرف اس ہی آیت سے چلتا ہے کہ جس کی قوت و ودیدہ کا یہ حال ہے کہ ماہتاب تک کے ٹکڑے کر دے اس کے آگے عالم کی دوسری اشیاء کی کیا حقیقت ہے۔ لیکن میں نے مناسبت خیال کیا

کہ آپ کو دوسری اشیاء میں بھی آپ کے تصرفات کے چند نمونے پیش کروں۔ اس لئے پہلے یہ بتلایا کہ عالم کی تفصیلی انقسام لو ہیں:-

① عالم معانی، ② عالم مدنی، ③ عالم مادہ، ④ عالم جن، ⑤ عالم انس۔

⑥ عالم نباتات، ⑦ عالم جمادات، ⑧ عالم نباتات، ⑨ عالم حیوانات۔

پھر ہر ایک قسم پر آپ کے تصرف اور ان کی فرماں برداری اور نیا زمندی و کھلانے کے لئے چند حدیثیں پیش کی ہیں، جو فی الجملہ اس سرکار کی حکومت قاہرہ کو بویہ اور آقا کر رہی ہیں۔ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ حضور ﷺ کے یہی چند واقعات ہیں جن کی بنا پر یہ اتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کا تصرف تمام عالم میں جاری ہے۔ نہیں نہیں، یہ تو ان سے معجزات کے دریاے ناپیدا کنار کے چند قطرے ہیں ورنہ اس بیان میں تو بڑی ضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن یاد رکھئے کہ یہ تصرفات جب ہی تک ہیں جب اس قادر مطلق واحد کی مرضی کے خلاف نہ ہوں۔ ورنہ روک دیا جاتا ہے جیسے ہمارا تسمارا حال ہے کہ جس شے پر ہمیں قدرت حاصل ہے۔ جب وہ قادر مطلق نہیں جانتا تو ہم آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بڑے سے بڑا بادشاہ اپنے وقت کے کمال سے بڑا سرکار عالمی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(یوم شنبہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ)



## سلام

اخر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام  
آفتاب رسالت پہ لاکھوں سلام  
مجتبیٰ شان قدرت پہ لاکھوں سلام  
الماضیے جان رحمت پہ لاکھوں سلام  
شیع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جب ہوا خلوتِ دین و دنیا کا چاند  
آیا خلوت سے جلوت میں امربی کا چاند  
نکھ جس وقت مسعودِ بطل کا چاند  
"جس نہانی گھڑی چوکا صیہ کا چاند  
آس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام"

جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ نرم  
جس کی لافوں پہ قرباں بہا نرم  
نوشتہ بزم پروردگارِ نرم  
"شہر یارِ نرم تاجدارِ نرم  
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام"

جس کے قدموں پہ جہ سے کریں جانور  
منہ سے بولیں شجر و پریں گواہی حیر  
وہ ہیں محبوبِ رب، مالکِ بحر و بر  
صاحبِ رحمتِ شمس و شفق القمر  
نامِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

رہبرِ دین و دنیا پہ بے حد درود  
شافعِ روزِ عقیں پہ بے حد درود  
ہم ضعیفوں کے بچا پہ بے حد درود  
"ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود  
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام"

رفعتیں بہرِ عہدِ بہاں خمِ رہیں  
روز و شب کعبہ و لامکاں خمِ رہیں  
بہرِ آدابِ کرمیاں خمِ رہیں  
"جس کے آگے سرِ سرورِ راں خمِ رہیں  
آسِ سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام"

دستِ گوشِ نبی اور میں کی زبان  
سب شجر و القصر المنیع میں کی شان  
جس پہ قرباں حسنِ سماعت کی جان  
"دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان  
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام"

جس کے چہرے پہ جلوں کا پہرا رہا  
نجم و حلقہ کے جہرمت میں پہرا رہا  
حسنِ جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا  
"جس کے ہاتھ شفاعت کا سہرا رہا  
آسِ مہینِ سعادت پہ لاکھوں سلام"

لامکاں کی جبین بہرِ عہدِ تھکی  
رفعتِ منزلِ عرشِ اعلیٰ تھکی  
عظمتِ قبلہ، دین و دنیا تھکی  
"جس کے عہدے کو حجابِ کعبہ تھکی  
آن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام"

پڑائی جس پہ محشر میں بخش گیا  
دیکھا جس ست اور کریم چھائی  
رخِ جدِ محمد ہو گیا زلفی پا گیا  
"جس طرف آنحضرتی دم میں ام آ گیا  
آسِ نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام"

فرقِ مطلوب و طالب کا دیکھنے والی  
قصہِ طور و معراج کہے والی  
کوئی بیہوش، جلوں میں گم ہے کوئی  
"کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی  
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام"

جس کے صو سے زمانے میں چھانے لگے  
جس کی طہ سے اندھیرے ٹھکانے لگے  
جس سے ظلمتِ کدے نور پانے لگے  
"جس سے تاریک دل جھلکانے لگے  
سُچک والی رنگت پہ لاکھوں سلام"

موج حسن جسم میں گل باریاں اور گل باریوں میں لطافت کی شاہ  
جن میں قدرت کی باریکیاں ہیں نہاں "پتی پتی گل قدس کی چپاں  
اُن یوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام"

رحمت حق کی ہونے لگی ہارِ شیں دین و دنیا کی بنے لگیں دوہتیں  
کھول دین جس نے اللہ کی حکمتیں "وہ زباں جس کو سب سخن کی کجی کہیں  
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام"

مضطرب غم سے ہوتے ہوئے ہنس پڑیں رخ سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں  
بخت جاگ اٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں "جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں  
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام"

دین و دنیا دینے مال اور زر دیا بخور و شفاں دینے خلد و گوشت دیا  
دامن مقصد زندگی بھر دیا "ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا  
موج بحر راحت پہ لاکھوں سلام"

ذو باسورج کسی نے بھی پھیر نہیں کوئی مثل پیدا اللہ دیکھا نہیں  
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانا نہیں "جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں  
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام"

آہاں ملک اور ہو کی روٹی غذا اراکاں ملک اور ہو کی روٹی غذا  
ٹھکن لٹکان ملک اور ہو کی روٹی غذا "کل جہاں ملک اور ہو کی روٹی غذا  
اُس شکر کی قوت پہ لاکھوں سلام"

سجھ دین ویریں یوں یعنی نقش قدم جن کی عظمت نہیں مرثیہ عظمیٰ سے کہ  
ہر بندہ کا سر ہو گیا جس پر غم "کھائی قرآن نے خاک گردی قسم  
اُس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام"

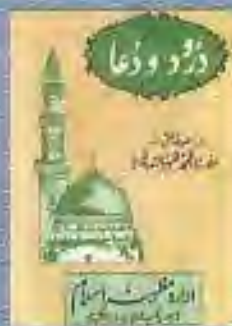
دنش و دُریا پیر دلی پیر دلی بچھن خود بچھن نے بھی دیکھی نہ ایسی بچھن  
جس پہ قربان اچھی سے اچھی بچھن "اللہ اللہ دو بچھنے کی بچھن  
اُس خدا بھائی صورت پہ لاکھوں سلام"

صادقہ، صادقہ، صادقہ، صادقہ صاف دس، نیک خود پارسا، شکرہ  
عابدہ، آزادہ، ساجدہ، ذاکرہ "سیدہ، زہرہ، حبیبہ، طاہرہ  
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام"

بر خود و عطا کس پہ برسا نہیں؟ تیرا عطف و کرم کس پہ دیکھا نہیں؟  
کس جگہ اور کہاں تیرا فضل نہیں؟ "ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں  
شاد کی ساری امت پہ لاکھوں سلام"

(تضمین: مولانا سید محمد مرغوب حسین اختر الحامدی رحمہ اللہ)





ادارۃ مظہر اسلام، لاہور  
 اسلامی جمہوریہ پاکستان